



تحفظ القرآن الکریم

قرآن پاک تحفظ کرنے کا طریقہ

مولانا مفتی علی دہاوی
مہتمم دارالعلوم اسلامیہ لاہور

شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم اسلامیہ
کراچی بلوچستان روڈ
فون نمبر ۲۳۰۹۸۱
۵۲۰۲۸

شعبہ
نشر و
اشاعت

کیوں نہ ہو جو کوئی اتنی فداواہی و اہمی کی یہ بشارت ہو کہ الماھر بالقران مع السفارة الکرام البررة والذی یقرأ القرآن ویستتبع فیہ وهو علیہ شاق فله اجران (مجمع الفوائد ص ۲۱۶ ج ۲) کہ جو شخص قرآن پاک کا ماہر ہو وہ مکرم و برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ رہتا ہے اور جو اس کی تلاوت کرتے وقت انکما ہواں حد تک کہ گرانی کا باعث ہو مگر پھر بھی پڑھتا رہے اس کا دواہر اجر دیا جائے گا۔

دنیا و ما فیہا کی دولتیں اس کے لئے مقدر کر کے اس کو غنی بنا دیا جاتا ہے جس کے غناء کی بشارتیں بھی رب غنی کے پیغمبر غنی نے اس طرح عطا فرمائی کہ القرآن غنی لاقفر بعده ولا غنی دو نہ (مجمع الفوائد ص ۲۱۶ ج ۲) (قرآن مجید ایسا غناء ہے کہ اس کے بعد کبھی فقر نہیں آتا اور ایسا غناء قرآن پاک کے علاوہ کہیں سے نہیں مل سکتا)

پڑھنے والے کی فضیلت و کمال کا اندازہ کون کر سکتا ہے یہاں تو حکم یہ ہے کہ من استمع الی ایتہ من کتاب اللہ کتبت لہ حسنة مضاعفة ومن تلاها کانت لہ نوراً یوم القیامة (مجمع الفوائد ص ۲۱۶ ج ۲)

(جو کتاب اللہ کی ایک آیت کو سننے کے لئے متوجہ ہو گیا اس کے مقدر میں ایسی نیکی لکھ دی گئی جو ہمیشہ بڑھتی ہی رہے گی اور جو اس کی تلاوت کرے گا اس کے لئے توفیقاً میں نور ہی نور ہوگا) ظاہر ہے اتنی مقدس کتاب کہ جس کا پڑھنا، سننا، دیکھنا، ہاتھ لگانا اور گھر میں رکھنا سراپا خیر ہی ہے اس کے آداب کا لحاظ رکھنا بھی اتنی ضروری ہے۔

اس وقت اس پہلو کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے کہ جو والدین بڑی تمناؤں اور آرزوؤں سے بچہ کو قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے مدارس میں داخل کرتے ہیں اور اساتذہ برسوں کی محنت شاقہ کے باوجود اس کو حفظ کرنے میں کامیاب نہیں ہو پاتے یا والدین کی توقعات سے بہت زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے یا حفظ کرنے کے باوجود بچہ کو قرآن مجید یاد نہیں رہتا اس کی کیا وجوہ ہیں۔ اس مضمون میں صرف اسی عنوان پر گفتگو کی گئی ہے۔

حفظ کی رفتار سست ہونے یا حفظ نہ کر سکنے کی وجوہ

درجات حفظ میں کسی بچہ کے ناکام ہونے اور نہ پڑھ سکنے یا سست پڑھنے کی متعدد وجوہ ہوتی ہیں۔ بچہ کے بارہ میں کسی استاد کو یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ ”یہ بچہ نہیں پڑھ سکتا“ ان وجوہ کا جائزہ لینا لازمی ہے جو بچہ کی طرف سے یا اس کے والدین یا ماحول کی طرف سے پیش آتی ہیں یا خود استاد کی طرف سے موانع ہیں۔ جب تک ان وجوہ کا جائزہ لے کر ان کے ازالہ کی بھرپور کوشش نہ کی جائے اس وقت تک نہ پڑھ سکنے کا فیصلہ کرنا سراسر نا انصافی ہوگا۔ مبادا بچہ کی محرومی کا استاد یا مہتمم یا والدین سے سواخذہ نہ ہو جائے۔

بچہ کی طرف سے موانع..... بعض مرتبہ بچہ ہی کی طرف سے موانع پیش آتے ہیں مثلاً
(۱) بچہ کا ذہن کمزور ہے۔۔۔ (ایک ایک آیت کو بیس بیچیس مرتبہ کہتا ہے تب یاد ہوتی ہے مگر یاد

کرنے کے بعد محفوظ ہو جاتی ہے)

- (۲) حافظ کمزور ہے۔ (ایک دو مرتبہ کہنے سے الفاظ تو زبان پر چڑھ جاتے ہیں مگر وقتی طور پر یاد ہو جانے کے باوجود بھی یاد نہیں رہتا۔
- (۳) فطرتاً شریر ہے۔ (یاد کرنے سے یاد ہو جاتا ہے اور یاد بھی رہتا ہے مگر شرارتوں کی وجہ سے ذہن اس طرف متوجہ نہیں ہوتا)
- (۴) گھر میں دوسرے بہن بھائیوں کا ماحول آزاد ہے ہر وقت کھیل، تفریح، ریڈیو، ٹی وی کا ماحول ہے، یہ وجہ بھی ایک بہت بڑا مانع بنتی ہے۔
- (۵) بچہ دماغی یا جسمانی بیماری کا شکار ہے تب بھی اس کی کارکردگی بہتر نہیں ہو سکتی۔
- (۶) مسلسل بے توجہی کا شکار رہنے کی وجہ سے دل اچاٹ ہو گیا۔
- (۷) جس قرآن مجید میں ناظرہ پڑھا ہے اس میں حفظ نہیں کر رہا بلکہ قرآن مجید بدل دیا گیا۔ یا دوران حفظ قرآن پاک بدل دیا گیا۔
- (۸) قاعدہ میں بچے اور رواں کی مشق نہیں کرائی گئی اور ناظرہ پڑھائے بغیر حفظ شروع کر دیا گیا۔

والدین کی طرف سے موانع

بعض مرتبہ والدین کی طرف سے موانع پیش آتے ہیں۔ مثلاً

- (۱) والدین میں ذہنی ہم آہنگی نہیں باپ چاہتا ہے کہ بچہ قرآن مجید حفظ کرے ماں چاہتی ہے انگریزی پڑھے یا اس کے برعکس ہے۔
- (۲) والدین تو چاہتے ہیں مگر خاندان کا ماحول موافق نہیں۔
- (۳) والدین کی طرف سے بچہ کا کماحقہ تعاون نہیں ہوتا ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کا ماحول ہے گھر میں پڑھنے اور یاد کرنے کا ماحول فراہم نہیں کیا جاتا۔
- (۴) ماں باپ کی غربت و افلاس میں ابتلاء کی وجہ سے گھر میں ہر وقت تنگ دستی کا ذکر رہنا بھی بچہ کی بے رغبتی کا سبب بن سکتا ہے جس سے ستر قناری لازمی ہے۔
- (۵) ماں باپ کا بہت زیادہ لاڈ اور ہر وقت ناز و نعم کا اہتمام بھی رفتار پر اثر انداز ہوتا ہے۔

استاد کی طرف سے موانع

بعض مرتبہ بچوں کے نہ پڑھ سکنے کا سبب استاد کی طرف سے ہوتا ہے۔

- (۱) استاد کے پاس بچے زیادہ ہیں اس لئے وہ پوری توجہ مبذول نہیں کر سکتا۔
- (۲) استاد کی تنخواہ کم ہے وہ معاشی پریشانی کو دور کرنے کے لئے ٹیوشن پڑھاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو پورا وقت نہیں دے سکتا۔
- (۳) استاد کسی پریشانی میں مبتلا ہے اس لئے وہ درگاہ میں حاضر رہنے کے باوجود ذہناً غائب رہتا ہے جس کا بچوں پر اثر پڑتا ہے۔

- (۳) استاد چھٹیاں زیادہ کرتا ہے اور نائب کی نیابت قابل امتنا نہیں۔
 (۵) استاد بچوں کا خود سننے کے بجائے دوسرے بچوں سے سنوانے پر قناعت کرتا ہے۔
 (۶) استاد مزاجاً بہت سخت ہے ہر قوت مار پیٹ سے بچوں کو خوف زدہ رکھتا ہے۔
 (۷) استاد بہت ہی نرم ہے بچے شرارتیں کرتے رہتے ہیں تب بھی وہ سختی نہیں کرتا۔
 (۸) استاد تبدیلی ہو گیا دوسرا اور تیسرا استاد آ گیا جس سے انس میں وقت درکار ہے۔
 (۹) استاد کا تعلیم کے اوقات میں درجہ سے عتاب ہونا طلباء میں فتنہ کو جنم دیتا ہے۔
 (۱۰) استاد میں رغبت الی اللہ اور داکاشہ بھی ہو تو اس سے نہیں پڑھوانا چاہئے۔ ایسے استاد کو فوراً علیحدہ کر دینا ضروری ہے۔

حفظ کرانے کا طریقہ

تعلیمی طوخطات..... بچہ کو حفظ شروع کرانے سے قبل اس کو ناظرہ پڑھانا ضروری ہے اور ناظرہ میں اس بات کا لحاظ از بس ضروری ہے کہ

- (۱) اگر بچہ بچوں پر بے تکلف قادر ہو تو رواں پڑھنے میں بھی قطعاً تجسس نہ ہو۔
 (۲) مخارج اور صفات کی رعایت کا عادی ہو۔
 (۳) کسی حرف میں مخرج کے بارہ میں غفلت صرف توجہ دلانے سے دور ہو جائے۔
 اگر بچہ میں ناظرہ کی یہ کیفیت نہیں ہے تو حفظ میں اس خامی کو دور کرنا بچہ کو دوسری مشقت میں مبتلا کر دے گا۔ اگر ناظرہ میں یہ کمی دور ہو گئی تو انشاء اللہ بہت جلد حفظ ہو جائے گا اور نہ صرف حافظ ہو جائے گا بلکہ نصف قاری بھی ہو جائے گا۔
 حفظ شروع کرانے کے لئے اس طریق کار پر عمل کرنا استاد اور شاگرد دونوں کے لئے راحت اور سہولت کا باعث ہوتا ہے۔

- (۱) سبق بچہ کی صلاحیت کے مطابق نسبتاً کم دیں۔
 (۲) سبق روزانہ پڑھائے حتی المقدور تاغند نہ کرے۔
 (۳) پڑھا ہوا سبق جب تک طالب علم سنانہ لے اگلا سبق نہ پڑھائے۔
 (۴) سبق کو استاد صدر کے انداز میں مخارج، انخفاء، اظہار، ادغام، غنہ، مد، قصر، تفسخیم اور ترقیق کا پورا لحاظ کر کے بچہ کو خود کملوائے اور ممکن ہو تو دو یا تین مرتبہ کملو ادے۔ حکم ربانی ہے ورنہ اللہ تبارک و تعالیٰ

(۵) اوقاف کا خاص خیال رکھا جائے آیت پر وقف کی عادت ہو یا ط۔ ج وقف وغیرہ پر اگر درمیان میں وقف کرنا پڑے تو عادیہ جملہ سے ہو غلطی اعادہ کرنے سے بعض مرتبہ معنی فاسد ہو جاتے ہیں جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۶) اس بات پر کڑی نظر رہے کہ استاد حروف کو جس طرح ادا کر رہا ہے بچہ اسی طرح ادا کرے اس میں ذرا سی غفلت بچہ میں ہمیشہ کی غلطی پختہ کر دیتی ہے۔ غلطی پر پشیل کا نشان لگا دیں یاد ہو جانے پر

مٹادیں۔

(۷) اس بات کی تاکید کی جائے کہ بچہ یاد کرتے وقت بھی جلدی جلدی نہیں پڑھے گا بلکہ ہر حرف کی ادائیگی میں مختارج اور صفات کا لحاظ کرے گا۔

(۸) مشابہات کے مقام پر سبق کے وقت یہ ہرگز نہ بتایا جائے کہ فلاں جگہ یہ اس طرح آتا ہے بلکہ یہاں جس طرح ہے اس کا تلفظ بچہ کی زبان پر رواں کر دیا جائے۔

(۹) سبق پڑھنے اور یاد کرنے میں اس کی تاکید کی جائے کہ بچہ صحیف کی سطروں پر نظر جمائے رکھے۔ محض استاد کی قرات کو زبانی سن کر دہرانے کی کوشش نہ کرے۔

(۱۰) جب بچہ سبق یاد کر کے سنائے تو معمولی غلطی کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ اگر پورا سبق ایک دم یاد نہ ہو سکے تو دو یا تین قسطوں میں اس طرح یاد کرے کہ ایک قسط یاد کر کے استاد کو سنائے پھر دوسری پھر تیسری اور اس کے ساتھ کھل سبق۔

(۱۱) ہر سبق کے بعد گزشتہ ایک ہفتہ کے اسباق ضرور سنے جائیں۔

(۱۲) سات سبق میں اگر کسی جگہ متشابہ لگ جائے تو دونوں مقام کھول کر بچہ کو صرف دکھا کر جو یہاں ہے (جو سن رہا ہے) اس کا تلفظ دو تین مرتبہ کھلوا کر زباں پر رواں کر دیا جائے۔

(۱۳) سبق اور سات سبق میں حرف چہانے غلط پڑھنے کا تحمل کرنا بچہ کو منزل کی شدید مشقتوں میں مبتلا کرتا ہے ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

(۱۴) سبق مغرب اور عشاء کے درمیان یاد کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اس وقت یاد کیا ہوا سبق بچہ صبح آتے ہی سنا کر ذہنی بوجھ سے فارغ ہو جاتا ہے۔

(۱۵) اگر بچہ کو صبح کو سبق یاد نہ ہو تو اس کا صبح کا سارا وقت سبق یاد کرانے میں صرف کرنا اور اس کے لئے بچہ کے کان پکڑوانا، کرسی بنانا، کھڑا کرنا اس کو مارنا پینٹا، سب غیر مفید اور لا حاصل ہے ایسی صورت میں بچہ کو سبق کا کام موقوف کر کے اس سے سات سبق اور اس کے بعد منزل کا پارہ سننے پر قناعت کرنی چاہئے، جب وہ ان دونوں کاموں سے فارغ ہو جائے تب سبق کے کام پر دوبارہ مشغول کرنا چاہئے۔

(۱۶) غصہ کے وقت کبھی بچہ کو مزاج دے بلکہ پہلے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کی تدبیر کرے اس کے بعد مناسب سزا دے

(۱۷) مار پیٹ سے حتی المقدور پرہیز کرنا چاہئے اور نہایت محبت و شفقت سے ایک حقیقی باپ سے زیادہ برتاؤ کرنا چاہئے۔ چہرہ پر مارنا تو جائز ہی نہیں۔

(۱۸) مسابقت کا عمل بچہ کی کامیابی میں کافی موثر ہے یعنی قریب سبق والوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا ذوق پیدا کریں۔

(۱۹) چھوٹی سورتوں کی طرف سے اگرچہ بچہ کو یاد کرنے میں سہولت ہوتی ہے مگر کیونکہ یہ ترتیب نظم منزل کے خلاف ہے اگرچہ کی ضرورت سے شروع کرایا گیا ہے تو چند سورتوں کے بعد جب بچہ چل

پڑے تو پہلے تیسواں پارہ سورۃ عم کی طرف سے آخر تک پڑھا دیا جائے۔ اس کے بعد پارہ اول سے شروع کرایا جائے۔ آخر کی طرف سے قرآن پاک پڑھانا اگرچہ قدرے سہل ہے مگر سوء ادب ہے۔
 (۲۰) پہلے دس پاروں تک منزل نصف پارہ سے زیادہ نہیں مننی چاہئے اور دس پاروں تک پہنچنے کے بعد ایک پارہ سے کم نہیں ہونی چاہئے۔
 (۲۱) سبق 'سات سبق یا منزل کا خام سن کر درگزر کرنا پچھ کے لئے مستقبل میں تکالیف کا دروازہ کھولنا ہے جو یقیناً بہت برا ہے۔

(۲۲) سبق پر روزانہ تاریخ ڈالنے سے بچہ کی ذہنی صلاحیتوں کا جائزہ لینے میں بہت مدد ملتی ہے۔
 (۲۳) لباس کی صفائی، جسم کی پاکیزگی اور جگہ و ماحول کی خوبصورتی بھی حفظ کے طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشتی ہے۔

(۲۴) مسلسل تین چار چھٹیوں کے بعد بچہ آئے تو پہلے اس کے سات سبق کی عمرانی ازبس ضروری ہے اس کے بعد سبق شروع کرنا چاہئے۔

(۲۵) کسی بچہ کا حفظ کرنا جیسے والدین کے لئے سعادت عظمیٰ ہے استاد کے لئے بھی نعمت عظمیٰ ہے۔ طلباء کو حق تعالیٰ کی نعمت، مہمانان شریعت اور محسنین مقدس سمجھ کر ان کی قدر کرنا چاہئے اور دل سے ان کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

(۲۶) تکمیل حفظ کے بعد منزل سنا کر قرآن پاک کے کم از کم تین دور اس طرح مکمل کرنا ازبس ضروری ہے کہ پہلا دور ایک ایک پارہ کر کے دوسرا دور دو دو پارہ کر کے اور تیسرا تین تین پارے سنا کر۔ اس طرح یاد کیا ہوا قرآن مجید انشاء اللہ جلدی نہیں بھولے گا۔
 اس کے بعد روزانہ ایک پارہ پڑھنے کا معمول زندگی بھر رکھنا چاہئے۔

نوٹ..... قاعدہ اور ناظرہ پڑھنے میں جن باتوں کا لحاظ ضروری ہے وہ علیحدہ مضمون میں بیان کی گئی ہیں ایک استاد کے لئے ان کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔

امتحان کے ضابطے

(۱) امتحان لینے وقت اس اصول کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہئے

یسرا ولا تعسرا یسرا ولا تنفرا

(آسانی کرو جتنی نہ کرو خوش خبری دو نفرت نہ پیدا کرو)

(۲) امتحان کے لئے پڑھے ہوئے اکثر پاروں میں سے سوال کرنا چاہئے اس لئے ۵ پاروں کے طلباء سے کم از کم ۳ سوال کریں ۱۰ پاروں کے طلباء سے کم از کم ۵ سوال کریں۔ ۱۵ پاروں کے طلباء یا اس سے زائد کے طلباء اگر منزل کا پارہ روزانہ سنا رہے ہیں تو ان سے کم از کم آٹھ جگہ سے سنیں۔

(۳) نتیجہ کے نمبر لگانے سے قبل کل نمبروں کو دو حصوں میں تقسیم کریں نصف یاد کے اور نصف ادا کے۔

۱۔ پھر یاد کے نمبروں کو جتنے سوالات کرنے ہوں اتنے پر تقسیم کر لیں مثلاً بچہ کے ۲۰ پارے ہو چکے

ہیں ان میں سے آپ ۸ جگہ سے سننا چاہتے ہیں اور یاد کے کل نمبر ۵۰ ہیں تو ایک غلطی پر ۶ نمبر کٹ جائیں گے دو غلطیوں پر ۱۲ کٹ گئے علیٰ ہذا القیاس جتنے نمبر بھی اس کو ملیں گے وہ اس کا حق ہوگا۔
 ب۔ اسی طرح ادا کے نمبروں کو پہلے تقسیم کریں کہ کل ۵۰ ان کو تقسیم کرنے کے لئے ضابطہ یہ ہے کہ جن حروف کی ادائیگی کو جانچا جاتا ہے وہ یہ ہیں شرح ذر س ش۔ ص ض ط ظ ع غ ق۔ ان میں سے ذ ز ظ میں سے کوئی ایک آواز تو ضرور نکالے گا دو میں کمی ہوگی اسی طرح ث س ص میں سے ایک تو نکالے گا دوسرے دو میں غلطی ہوگی اس طرح غلطی کا احتمال ۱۰ حروفوں میں ہے حروفوں کے مخرج کے علاوہ معروف و مجهول اور بدو قصر کی غلطی بھی ہوتی ہے اس لئے کل نمبروں کو ادائیگی جانچنے کے لئے ہمیشہ ۱۲ پر تقسیم کیا جاتا ہے کل ۵۰ ہوں تو ایک غلطی پر صرف ۴ نمبر کٹتے ہیں۔
 اس طرح نمبر لگانے میں کبھی غلطی کا احتمال نہیں ہوتا اور کسی بچہ کے ساتھ نا انصافی کا شائبہ بھی باقی نہیں رہتا۔

- (۴) سوال کرنے سے قبل بچہ کو مانوس کرنا چاہئے خوف زدہ نہیں کرنا چاہئے۔
 (۵) سوال میں دانستہ مشکل مقامات یا تشابہات کا انتخاب نہیں کرنا چاہئے۔
 (۶) غلطی آنے پر فوراً اس کو غلطی تصور نہ کرے بلکہ حتی المقدور بچہ کی مدد کرے خواہ پیچھے سے پڑھو کر یا ایک دو لفظ بتا کر۔ بالکل ہی نہ چل سکے تب غلطی تصور کی جائے۔
 (۷) نتیجہ حتی المقدور بچوں سے مخفی رکھا جائے قبل از وقت معلوم ہونے سے کم نمبر والوں کی تحقیر ہوتی ہے۔
 (۸) نمبر لگاتے وقت یہ بات ملحوظ رہے کہ آپ جواب میں غلطی کی نشاندہی کریں گے اور جس غلطی کے نمبر کاٹے ہیں اس کی معقول وجہ آپ کے پاس ہو۔

مفتی اعظم پاکستان

مہتمم دارالعلوم اسلامیہ